

شذرات

افادات امام عبید اللہ سندھی

①

اس سورت میں اجتماعی زندگی کی کیفیت اور معاشرتی زندگی کی کیفیت بتلائی گئی۔ جو انسانی فطرت کا تقاضا ہے مرد اور عورت کے توسط سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور یہ صورت بڑھتے بڑھتے ایک کنبے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ یہی سوشل زندگی ہے اس کے ساتھ جب کنبے کی حالت ہوگی تو اب خرچے وغیرہ کی بھی ضرورت محسوس ہوگی۔ اور اس طرح اقتصادی زندگی پیدا ہوگی عرب میں یمن، حضرموت اور نجد یعنی ساحلی علاقے کے باشندے چونکہ دوسرے ملکوں سے تجارت کرتے تھے اس لیے وہ متوسط درجہ کے ترقی یافتہ کہلانے کے مستحق تھے عرب کے وسط میں بدو تھے جو بالکل جاہل تھے۔ اس لیے ان کی ترقی کے لیے ایک اجتماعی قانون دیا گیا جسے اس سورت میں منضبط کیا گیا ہے عرب ایک ریگستانی علاقہ تھا جہاں ہوا کے سوا ضروریات زندگی کا کافی محنت سے دستیاب ہوتی تھیں بخلا خورد و نوش کے لیے پانی بھی باسانی مہیا نہیں ہوتا تھا، بلکہ اس کے لیے بھی کافی محنت درکار تھی اس لیے اجتماعی قانون کے ساتھ اقتصادی قانون کا بھی خیال رکھا گیا ہے جیسے ایک کنبہ ہے اس میں ایک بڑا آدمی ہے، وہ اپنے زور بازو سے روپیہ پیدا کرتا ہے اور اپنے بال بچوں پر صرف کرتا ہے اور پس ماندہ روپیہ کے لیے حالت قریب المرگ میں وصیت کرتا ہے اس بات کو ہر ایک جانتا ہے کہ وصیت وہی کرے گا جس کے پاس روپیہ یا جائیداد ہوگی اور جس کے پاس کچھ نہیں اس نے وصیت کیا کرنی ہے۔ عرض اب بتلایا کہ انسان کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک اجتماعی دوسری اقتصادی زندگی۔

اجتماعی زندگی میں انسان کو بہت سی ضروریات درپیش رہتی ہیں۔ جیسے دوسرے کنبے سے

تعلقات اور کسی سے صلح و نا اہنگی، اور کسی سے لڑائی و بھڑائی۔ ان تمام باتوں کے لیے اس صورت میں قانون دیے ہیں، مگر ضمنی طور پر رکھ لے جاؤ اس طرح کو غنیمت بھی ضمنی طور پر قرار دی جاتی ہے یعنی پہلے سوشل زندگی ہے اور اس کے بعد حکومت وغیرہ اس زندگی سے خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ اس صورت کی پہلی آیت میں اجتماعی زندگی اور آخر میں اقتصادی زندگی کی کیفیت بتلائی مگر اس اجتماع میں عربی زندگی کا صرف ذکر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا ذَوْجًا وَابْتِ مِثْلَهَا رَجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْحَاكُم مَرَاتٍ ۚ اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ ذِكْرًا

”اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اس سے پیدا کیا اس کا جوڑا، اور پھیلانے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطے سے سوال کرتے ہو۔ اور خبردار رہو قربت والوں سے۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔“

اے لوگو! جس طرح تمہارے رب نے تم سے حساب کیا اس طرح تم بھی آپس میں انصاف کرو

عرض کہ حقوق الناس کا خیال رکھو۔ اور کسی کا حق پامال نہ کرو۔

ہم سب خدا پرست ہیں اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا رب العالمین ہے تمام مخلوقات کی پرورش اور نگہبانی کرنے والا ہے جو خدا پرست لوگ ہیں یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق جو ہمارے سایہ میں رہتی ہے۔ ہم ان کی بربادی کے درپے نہ ہوں ہم خدا کا عدل جانتے ہیں اس لیے ہمیشہ عدل و انصاف کے پابند ہیں ہم خدا کو مہربان اور دیا لو اور کرپا لومانتے ہیں۔ اور دیا، دھرم کے کاموں کے اصول کو سچا مانتے ہیں۔ اس لیے جانوروں اور انسانوں پر رحم کریں۔ جب کوئی آدمی لاچار یا بیمار ہو کر ہمارے پاس قرض لینے کے لیے آئے تو ہم اس کی جمبوری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر سود پر قرض نہ خون چوسنے میں دریغ نہ کریں۔ اور اس طرح اس غریب کا کچھ مر نکال دیں۔ اور اس کا تمام مال و متاع تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے قبضہ میں آجائے۔

ہم خدا پرست لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ایک روز ہمیں اپنے کاموں کا پھل مل کر ہے گا اس لیے ایسے عمل کریں کہ جواب دہی کے وقت ندامت نہ اٹھانی پڑے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو رہیں۔ ہم خدا پرست ہیں اور خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ اور علیم بذات الصدور سمجھتے

ہیں۔ اس لیے پوری اور زنا جیسے افعال قبیحہ سے اجتناب کریں جس طرح انسانوں کی موجودگی سے ہم اس قدر خائف رہتے ہیں کہ ان افعال کی جرأت نہیں کر سکتے اس طرح خدا کی موجودگی کا ہمیشہ خیال رہے ہم خدا کو کریم اور رزاق خیال کرتے ہیں۔ اسی لیے اپنے آپ کو بھی جو دوسرا کا پابند بنائیں۔ اگر مصیبت زدہ مدد کا طالب ہو تو اس کی صدا پر لبیک کہیں ہم خدا کے حکیم و غفور درجیم ہونے کے معنی ہیں۔ اس لیے جہاں عفو و درگزر کا موقع ہو ہم نہایت کشادہ دلی سے معافی دیں اس لیے کہا گیا ہے کہ:

در عفو لذتی است کہ در انتقام نیست

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا ستار العیوب ہے اس لیے دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کریں۔ ہم خدا پرست ہو کر کسی خوف یا لالچ سے کسی شیطانی طاقت کے آگے سجدہ نہ کریں اس لیے کہ اللہ کا بندہ دوسرے کا بندہ نہیں ہو سکتا خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ تم سب ایک دوسرے سے پیدا ہوئے تم سب اپنے آپ کو ایک ہی خاندان سمجھو۔ یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے کنبے سے بے انتہائی نہیں کرتا۔ دنیا کے تمام مذاہب ایڑھی، موسوی، عیسوی، مسلم، ہنود، اور زرتشتی کے پیرو۔ اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کی ابتدا ایک انسان سے ہوئی اگرچہ ہر ایک مذہب نے اس کے جدا نام رکھے ہیں خَلَقَ مِثْلَ آدَمَ اَوْ جَعَلَ آدَمَ سے اس کا جوڑا بنایا قَوْلَهُ مِثْلَ آدَمَ ای من جنسہا یعنی تو آدم کی ہم جنس پیدا کی گئی نہ یہ کہ ان کی پسلی سے پیدا کی گئی ابوسلمہ اصفہانی نے اس آیت کے یہ معنی لیے ہیں اور امام رازن اس کے ہم زبان ہیں کہنے مِثْلَ آدَمَ ای من جنسہا، علم الکلام مصنف شبلی نعمانی، عرض آدم سے ان کا جوڑا بنایا مگر یہ غیر فطری پیدا آتش صرف ایک ہی دفعہ پیدا ہوئی۔ اس کے بعد قدرت کے اصولوں پر جاری ہوئی۔

